© rasailojaraid.com

حافظ ارشاد احمد دیوبندی "ظاہر پیر"

تاریخ کو نہ جھٹلائیے!

تحریک پاکستان اور علمائے دیوبند!

حدیث عشق چہ داند کسے کہ در ہمہ عمر
بسر نکوفتہ باشد در سرائے را

"گوئیبلز" نے کہا تھا کہ جھوٹ بولنے میں اسقدر کثرت سے تکرار کیا جائے کہ سامع کو اس سیاہ و سفید جھوٹ کے سچ ہوجانے کا کامل یقین ہوجائے۔ اگر یہ کلیہ واقعی درست ہے تو ملک کے نامور اخبار "نوائے وقت" کو ہزار ہزار مبارک ہو کہ مذکورہ اخبار نے اپنی پوری تاریخ میں اس خالص نظریہ تکذیب کی ہمیشہ بھرپور خدمات عالیہ کے فرائض انجام دینے میں کوئی کوتاہی، سستی، غفلت اور بخل سے ہرگز کام نہیں لیا نوائے وقت کے مستقل غیر جانبدار اہل علم قارئین کرام بخوبی جانتے ہیں کہ قیام پاکستان سے لیکر تاہنوز اس ۴۶ برس کے طویل عرصہ میں روزنامہ نوائے وقت نے علمائے دیوبند کثر ھم اللہ تعالیٰ سواد ھم کے خلاف خود تراشیدہ جھوٹے الزامات اور دل و دماغ کو ہلا دینے والے عظیم بہتانات اپنے اس مؤقر اخبار میں مسلسل اور کئی خصوصی ایڈیشنوں میں وقفے وقفے سے چھاپ کر اپنے دل کی بھڑاس اپنی علماء دشمنی حسد بغض کینہ اور عداوت کا خوب خوب مظاہرہ کر دکھایا ہے۔ مگر وائے افسوس کہ اتنا طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود بھی اس منتقم مزاج صحافت کی یہ ظالمانہ انتقامی کارروائی جاری ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس گرم مزاج صحافت کے دل میں جو آگ سلگ رہی ہے وہ شاید صدیوں تک بھی ٹھنڈی نہ ہوسکے!

جبکہ علمائے حق متعدد بار "نوائے وقتی" صحافیوں کے ان جھوٹے الزامات کے بین واضح اور ٹھوس دلائل سے مکمل جوابات رسائل و اخبارات اور پبلک اجتماعات میں پیش کر چکے ہیں مگر بزعم خویش اس دیانتدار صحافی کی تسلی نہیں ہوسکی اب نوائے وقت ۱۹ ستمبر ۱۹۹۳ء کے اداراتی صفحہ قسط نمبر ۲ پر کوئی بریگیڈیئر ریٹائرڈ شمس الحق قاضی صاحب پھر تاریخ کا منہ چڑاتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

> تاریخی طور پر تقسیم سے قبل برصغیر میں علماء کی واحد بڑی جماعت دیوبند والی جمعیت علمائے ہند تھی جس نے ڈٹ کر قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی لیکن جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے قائداعظم نے پاکستان مخالف لیڈروں کو نظر انداز کرکے مسلمان عوام سے براہ راست رابطہ قائم کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انتخابات میں سو فیصد فتح حاصل کی بہرحال پاکستان قائم ہوجانے کے بعد یہاں پاکستان میں علیحدہ علماء کی جمعیت بنائی گئی جو جلد ہی لاتعداد پارٹیوں اور گروپوں میں تقسیم ہوتی چلی گئی۔ مثلاً علمائے اسلام۔ علمائے پاکستان سیالوی گروپ۔ درخواستی گروپ۔ ہزاروی گروپ اور اب فضل الرحمن گروپ اور سمیع الحق گروپ وغیرہ وغیرہ۔

اس مضمون کا خاتمہ بایں الفاظ ہورہا ہے (ایک عالم دین کو مخاطب کرکے) آپکو تو یہاں پاکستان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں صوبہ سرحد کی حکومت بھی ملی تھی تو آپکے چیف منسٹر مفتی محمود صاحب نے کہاں تک شریعت نافذ کی تھی مولانا صاحب کے پاس ان باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔

گذارش ہے کہ آپکی پالیسی ہمیشہ یہی رہے کہ میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا! کڑوا تھو تھو۔ اسلامی نظام کا نفاذ تو شاید آپکی سعادت میں نوشتہ تقدیر ہی نہیں اسلئے اب آپ سے یہ گلہ اور شکوہ ہی نہیں رہا ہمیں تو یقین ہو گیا ہے کہ اسلام کا نفاذ انتخاب سے نہیں انقلاب سے عمل میں آسکتا ہے خدمت اسلام کے علاوہ ملک کے تحفظ میں بھی آپکے سنہری تاریخی کارنامے روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہیں کہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کی تقسیم میں اس وقت انگریز سرکار کی چال کیا تھی؟ اور بعض علماء حق کی مخالفت کا سبب کیا تھا؟ سقوط ڈھاکہ کے بعد تقسیم ملک کی غلطی کا سب کو احساس ہوا ہے۔ کاش تقسیم ملک میں علمائے حق کی رائے عالیہ کو تسلیم کرلیا جاتا۔ تحریک آزادی میں آپ بھی شاید علمائے حق کی قربانیوں سے انکار نہیں کریں گے۔ باقی رہی تحریک پاکستان کی علماء مخالفت تو یہ بھی حقیقتاً ایک سفید جھوٹ ہے علمائے دیوبند نے تحریک پاکستان کی مخالفت قطعاً نہیں کی ہاں تقسیم پاکستان کی مخالفت بعض علماء نے ضرور کی ہے اور آج واقعات اور حقائق نے تقسیم پاکستان کے ان بعض مخالف علماء کی تصدیق کردی ہے۔ مثلاً حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نور اللہ مرقدہ نے ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء کو اردو پارک دہلی میں ایک بہت بڑے جلسہ عام میں جس میں سامعین کی تعداد پانچ لاکھ نفوس سے بھی زیادہ تھی خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

پاکستان کیا ہوگا؟

مجھے پاکستان بن جانے کا اتنا ہی یقین ہے جتنا اس بات پر کہ صبح کو سورج مشرق ہی سے طلوع ہوگا لیکن یہ پاکستان وہ پاکستان نہیں ہوگا جو دس کروڑ مسلمانوں کے ذہنوں میں موجود ہے اور جس کے لئے بڑے خلوص سے آپ کوشاں ہیں۔ ان مخلص نوجوانوں کو کیا معلوم کہ کل انکے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ بات جھگڑے کی نہیں بات سمجھنے اور سمجھانے کی ہے۔ سمجھا دو مان لوں گا لیکن تحریک پاکستان کی قیادت کرنے والوں کے قول و فعل میں بلا کا تضاد ہے۔ اگر آج مجھے کوئی اس بات کا یقین دلادے کہ کل ہندوستان کے کسی قصبہ کی گلی میں کسی شہر کے کسی کوچہ میں حکومت الہٰیہ کا قیام اور شریعت اسلامیہ کا نفاذ ہونے والا ہے تو رب کعبہ کی قسم میں آج ہی اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہوں لیکن یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ جو لوگ اپنے آپ پر اسلامی قوانین کو نافذ نہیں کرسکتے دس کروڑ افراد کے وطن میں (اس وقت کی آبادی مراد ہے) کس طرح اسلامی قوانین نافذ کرسکتے ہیں یہ ایک فریب ہے اور میں فریب کھانے کے لئے ہرگز تیار نہیں، پھر آپ نے اپنی کلہاڑی کو دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور اٹھا کر تقسیم ملک کے بعد مشرقی اور مغربی پاکستان کا نقشہ سمجھانا شروع کردیا آپ نے کہا ادھر مشرقی پاکستان ہوگا اور ادھر مغربی پاکستان ہوگا درمیان میں ہندو کی چالیس کروڑ آبادی ہوگی اور وہ حکومت لالوں کی حکومت ہوگی۔

ہندو ذہنیت شاہ جی کی نظر میں

کون لالے؟ لالے دولت والے۔ لالے ہاتھیوں والے۔ لالے عیار لالے۔ مکار لالے ہندو اپنی مکاری اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عیاری سے پاکستان کو ہمیشہ تنگ کرتا رہے گا پاکستان کو کمزور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریگا اس مخصوص تقسیم کی بدولت آپ کا پانی روک دیا جائیگا آپکی معیشت تباہ کرنے کی کوشش کی جائیگی اور آپکی حالت اس وقت یہ ہوگی کہ بوقت ضرورت مشرقی پاکستان مغربی پاکستان کی اور مغربی پاکستان مشرقی پاکستان کی کوئی سی مدد کرنے سے قاصر ہوگا۔ اندرونی طور پر پاکستان میں (اس تقسیم کے طفیل) چند خاندانوں کی حکومت ہوگی اور یہ خاندان زمینداروں، صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کے خاندان ہوں گے۔ انگریز کے پروردہ فرنگی سامراج کے خود کاشتہ پودے سروں نوابوں اور جاگیرداروں کے خاندان ہوں گے جو ایسی من مانی کارروائی سے ہر محب وطن اور غریب عوام کو پریشان کرکے رکھدیں گے غریب کی زندگی اجیرن ہوجائیگی انکی لوٹ کھسوٹ سے پاکستان کے کسان اور مزدور نان شبینہ کو ترس جائیں گے امیر روز بروز امیر تر اور غریب روز بروز غریب تر ہوتا چلا جائیگا۔

ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمتہ نے خلوص قلب اور نور ایمان کی فراست سے اس تقسیم پر تقسیم سے قبل جو تبصرۂ بلیغ فرمایا ہے کیا آج تقریباً نصف صدی گذر جانے کے بعد حالات و واقعات نے اس کی تصدیق نہیں کردی؟

اسکے علاوہ آج بقیہ پاکستان کی کیا حالت ہے؟ قائد اعظم کے کھوٹے سکے خواہ مسلم لیگ ہو یا پیپلز پارٹی اس لئے کہ (پی پی) بھی مسلم لیگ کا ضمیمہ ہے) کیا گل کھلا رہے ہیں ملک میں لوٹ کھسوٹ کرکے کروڑ ہا روپے کس نے ہضم کرکے ملک کو دیوالیہ کردیا ہے علماء دیوبند نے؟ یا ان کھوٹے سکوں نے؟

خدارا اب اس واضح ناکامی کے بعد علماء کی فراست مومنانہ کو تسلیم کرتے ہوئے اعزازی طور پر چھیالیس برس کی ناکام حکومت سے دستبردار ہوکر علماء حق کو کم از کم چھیالیس مہینوں کے لئے حکومت کرنے دیجئے پھر دیکھئے کہ اسلامی نظام نافذ ہوسکتا ہے یا نہیں؟ قیام امن غربت کا خاتمہ اصلاح معاشرہ استحکام وطن سپر طاقتوں سے نجات یہ قتل وغارت گری کا گرم بازار وغیرہ کی متعدد لاینحل مسائل اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے حل ہوجائیں گے۔

آپ کا یہ مخصوص الزام اب خود آپکے منصف مزاج ہم مزاق ساتھیوں نے بھی ٹھکرا دیا ہے کہ علماء قیام پاکستان یا تحریک پاکستان کے مخالف تھے اسلئے کہ تحریک اور قیام پاکستان میں علمائے دیوبند کا شاندار کردار سنہری حروف سے لکھا جائیگا شاید یہ بدیہی واقعہ آپکی جانبدار نظروں سے غائب رہا ہے کہ قائد پاکستان نے تسلیم کرتے ہوئے فرمایا کہ تحریک پاکستان میں ہندوستان کے ایک ایسے جید عالم دین کا تعاون ہمیں حاصل ہے کہ اس کا علم وتقویٰ تمام علماء سے زیادہ ہے اور کون نہیں جانتا کہ یہ عالم دین مجدد ملت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ ہی تھے آپ کے علاوہ علمائے دیوبند میں سے شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی جو قائد پاکستان کے دایاں بازو تھے اور آپ نے ہی مغربی پاکستان میں سب سے پہلے پاکستان کا پرچم لہرایا اور بانی پاکستان کی وصیت کے مطابق اس دیوبندی عالم دین نے آپ کا جنازہ پڑھایا دیوبند کے ایک اور نامور محقق عالم دین حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی علیہ الرحمتہ نے مشرقی پاکستان میں پاکستان کا پرچم پہلی بار قائد پاکستان کی ہدایت پر لہرایا۔ فرمائیے مولانا احتشام الحق تھانوی کون تھے؟ مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب امرتسری اور یہ درجنوں علمائے دیوبند جو مسلم لیگ کی تقویت کا باعث بنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آج انکی ان شاندار اور بے لوث قربانیوں کا کس لئے انکار کیا جارہا ہے؟ حالانکہ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ان علمائے دیوبند نے تحریک اور قیام پاکستان کے لئے بڑھ چڑھ کر بڑی سرگرمی سے حصہ لیا اور قائد پاکستان کو ان کا قلبی و عملی تعاون حاصل رہا انگریز کا بستر بوریا بھی ان علمائے دیوبند نے ہی گول کرایا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی بھی الحمدللہ علمائے دیوبند نے ہی لڑی مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی شیخ الہند مولانا محمود حسن اور ان کے سینکڑوں شاگردوں نے آزادی کے لئے اپنی زندگیاں وقف رکھیں یہ علماء درختوں سے باندھ کر لٹکائے گئے بھٹیوں میں جلائے گئے پھانسی چڑھائے گئے ایک ایک یوم میں پانچ پانچ سو علمائے حق کو گولیاں مار کر سرتن سے جدا کردیئے گئے آہ صد آہ! جن علمائے حق نے اس قدر سخت تکالیف برداشت کرکے انگریز کو نکلنے پر مجبور کردیا وہ پاکستان کے مخالف ہیں اور یہ بے نام و نشان جنٹل مین پاکستان کے ہیرو ہیں آہ!

خرد کا نام جنوں رکھدیا اور جنوں کا نام خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

پاکستان کا قیام نفاذ اسلام کے نعرہ پر ہوا تھا

پاکستان کے قیام کے لئے بڑی بھاری قربانی دینی پڑی تھی ایک مصدقہ روایت کے مطابق تیس لاکھ کے قریب قریب مسلمان مردوں اور عورتوں کا خون بہایا گیا ہزاروں کی تعداد میں نوجوان عورتوں کی عصمت دری ہوئی لاریب ہزاروں معصوم بچوں کو اپنے والدین کے سامنے ذبح کردیا گیا بہنوں کے سامنے بھائی اور بھائیوں کے سامنے بہنوں کو بے رحمی سے ٹکڑے ٹکڑے کردیا گیا بلکہ یہ بھی حقائق ہیں کہ بعض والدین نے ہندوؤں اور سکھوں کی درندگی سے بچانے کے لئے اپنی بچیوں کو خود قتل کرڈالا اور بعض حساس بیبیوں نے خود بھی خودکشی کرکے اپنی ناموس کا تحفظ کیا ہندوؤں نے دکانیں لوٹ لیں مسلمان گھروں کو نذر آتش کردیا گیا جائیدادیں غارت ہوئیں ہر قسم کے مظالم جبرو استبداد کی انتہاء کردی گئی آہ! آج بھی ہماری مسلمان بہو بیٹیاں عمر کی آخری حدود میں ہندوؤں اور سکھوں کے نجس اور پلید گھروں میں جکڑی ہوئی ہیں! المختصر قیام پاکستان صرف وڈیروں اور امراء کی عیاشی کے لئے نہیں تھا بلکہ پاکستان کے حصول کا مقصد نظام اسلام کا قیام اور نفاذ تھا کیا آپ اس مقصد میں کامیاب ہوگئے ہیں؟ یا پاکستان کا ایک بڑا حصہ غلط تقسیم کے باعث کھو کر صرف شور مچا رہے ہیں کہ علماء نے قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی بالفرض اگر آپکی اس تکذیب کی تصدیق بھی کرلی جائے تو کیا قیام پاکستان سے لیکر تاہنوز حکومت پر قبضہ آپ کا رہا ہے یا علماء کا؟

شاید آپ کو یہ تاریخی داستان بھی معلوم ہوگی کہ مجلس احرار اسلام نے بانیٔ پاکستان محمد علی جناح صاحب کو قائد مسلم لیگ کی حیثیت سے یہ مخلصانہ دعوت دی کہ تقسیم اور آزادی ملک کے لئے مشترکہ جدوجہد کی جائے جسے تسلیم کرلیا گیا اور اصول و ضوابط کی تیاری کے لئے بھی ایک کمیٹی قائم کردی گئی مگر جب مقررہ وقت پر احرار رہنما مسلم لیگ کے متعین حال میں پہنچے تو یہ کہہ کر کہ ٹائم ختم ہوگیا ہے اس شاندار مشترکہ عظیم الشان کوشش کو سبوتاژ کردیا گیا حالانکہ یہ صرف ایک بہانہ تھا جب جناح صاحب سے اس مذموم فعل کی شکایت کی گئی تو جناح صاحب نے فرمایا کہ مجھے اگرچہ اپنے ساتھیوں کے اس فراڈ سے دلی صدمہ پہنچا ہے مگر میں تو ان کھوٹے سکوں کے ساتھ چلنے پر مجبور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوں، فرمائیے اب جناب بریگیڈیئر قاسمی صاحب! کہ تحریک پاکستان میں عملی اور مشترکہ کام کرنے میں کس کا قصور ہے؟

اور اب قیام پاکستان کے بعد بھی خدا گواہ ہے کہ علمائے حق نے مسلم لیگ وغیرہ کے ساتھ بھرپور عملی تعاون کیا ہے مگر کھوٹا سکہ اب تک کھوٹا ہی چلا آرہا ہے اور چل رہا ہے۔

اسلامی جمہوری اتحاد میں علماء نے جناب نواز شریف کا مکمل ساتھ دیا مگر انہوں نے نفاذ اسلام کی ساری کوششوں کو تباہ و برباد کیا۔ نتیجہ آپکے سامنے ہے باقی آپکی یہ شکایت کہ علماء کئی گروپوں میں تقسیم ہو گئے ہیں تو اس شکایت کا جواب اب بھی عملی طور پر خود آپکو مسلم لیگیوں کے گروپوں سے مل سکتا ہے مگر آپکے دل میں علماء دشمنی کی آگ کی حرارت اس قدر تیز ہے کہ سب حقائق کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا ہے اور اسلام کا نعرہ صرف انتخابی کامیابی کے لئے استعمال ہو رہا ہے ہم اپنی بداعمالیوں سے ایسے خطرناک موڑ پر پہنچ چکے ہیں کہ اب بھی عملاً اسلام کو نافذ نہ کیا گیا تو۔۔۔۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے پاکستان والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

عظمتِ صحابہؓ

ایک مرتبہ ایک مجلس میں چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان میں ایک شخص حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ کی شان میں ناشائستہ کلمات کہہ رہا تھا کہ انہوں نے آپس میں لڑائی کی یہ ایسے ہیں ویسے ہیں۔ اسکی خبر حضرت سعدؓ کو ہو گئی مجلس میں پہنچ کر فرمایا بھائی ان کو برا مت کہو یہ لوگ اچھے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی ہے۔ مگر کہنے والا باز نہ آیا۔ حضرت نے پھر منع فرمایا مگر وہ نہ مانا تو حضرت سعدؓ نے فرمایا! اچھی بات ہے میں دعا کرتا ہوں۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی، یا اللہ! تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے جنتی ہونے کی بشارت دی ہے اگر یہ بشارت واقعی اور صحیح ہے تو یہ لوگ تیرے مقبول و محبوب بندے ہیں جو شخص انکو برا کہہ رہا ہے اس پر ایسا عذاب مسلط فرما کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو جائے ابھی منہ پر ہاتھ بھی نہ پھیر سکے تھے کہ سامنے سے اونٹوں کی قطار میں سے ایک اونٹ بگڑا، مجلس میں پہنچا ادھر ادھر دیکھ کر برا کہنے والے کی کھوپڑی چبا کر کام تمام کر دیا۔ (مواعظ فقیہ الامت مفتی محمود الحسن گنگوہی مدظلہ)

© rasailojaraid.com